

# جناب فاطمه زبرا سلام الله علیہا کی شان میں گستاخی

<"xml encoding="UTF-8?>

## جناب فاطمه زبرا سلام الله علیہا کی شان میں گستاخی

سلفی مولوی بن عثیمین کا جناب فاطمه زبرا سلام الله علیہا کی شان میں گستاخی۔

وبابی عالم {بن عثیمین} خلفاء کے ساتھ نزاع کے مسئلے میں حضرت فاطمه زبرا سلام الله علیہا کی شان میں گستاخی کا مرتكب ہوا ہے ۔

حضرت صدیقہ شہیدہ سلام الله علیہا کی شہادت، راتوں رات ان کا دفن ہونا اور ابوبکر اور عمر پر ان کی ناراضی کا مسئلہ، مكتب اہل بیت علیہم السلام کی حقانیت کی دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ یہی مسئلہ سقیفہ بنی ساعدہ اور خلفاء کے مكتب پر مہر بطلان بھی ہے۔

صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق جناب فاطمه سلام الله علیہا کی ناراضی رسول الله صل الله علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی ہے اور رسول الله صل الله علیہ وآلہ وسلم کی ناراضی سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ دوسرا طرف اسی «صحیح بخاری» میں آیا ہے کہ حضرت فاطمه سلام الله علیہا ان دونوں پر ناراض ہوئیں اور آخری عمر تک ناراض رہیں۔

اسی لئے ہمیشہ سقیفے کے پیروکار خاص کر وہابی اور ابن تیمیہ کے ہم فکر لوگوں نے اس منطقی نتیجہ گیری{منطقی اعتبار سے کبری صغری اور نتیجہ} کا جواب دینے اور اس نتیجے کو قبول کرنے کے بجائے اس سے فرار کرنے کی کوشش کی ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں مقدمے

{ الف:جناب فاطمه(ع) کی ناراضی سے رسول الله (ع) اور اللہ تعالیٰ کا ناراض ہونا۔

ب: جناب فاطمه (ع) کا جناب ابوبکر اور عمر پر ناراض ہونے کا تذکرہ۔ ان کی صحیح ترین کتابوں میں ہے۔

لہذا یہ لوگ اس سلسلے میں سرگردان ہیں اور ۱۷ اصدیوں سے اس کا صحیح جواب دینے سے عاجز ہیں ۔

ان لوگوں کو اس چیز کا علم بھی ہے کہ اگر اس مسئلے میں ذرا بھی غور کیا جائے تو وہ لوگ ایک دورابے پر ایک سخت مشکل سے دوچار ہو جائیں گے۔ یا انہیں جناب فاطمه زبرا سلام الله علیہا {کہ جو صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق جنت کی عورتوں کی سردار ہیں} کو حق پر ماننا ہوگا۔ یا ابوبکر کو حق پر ماننا ہوگا۔

جیسا کہ بہت سے مستبصرین اور مكتب اہل بیت کی طرف ہدایت پانے والوں نے اس چیز کا اعتراف کیا ہے کہ انہوں نے اسی دورابے پر پہنچ اسی مسئلہ میں غور و فکر کیا اور وہ اس کے نتیجے میں ہدایت پا گئے ہیں۔

شیخ محمد بن صالح بن سالم العثیمین کہ جو وباپیوں کا ایک مشہور و معروف مفتی ہے اور سعودی عرب کے سابق بادشاہ ملک عبد اللہ سے اس کے خاص تعلقات بھی تھا ، اس نے انتہائی جسارت ، گستاخی اور نہایت ہی بے شرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مشکل سے اپنے اور اپنے مذہب کے لئے فرار کا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔

وہ اس روایت

«فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فِلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُؤْفَقَيْتُ»

کی تشریح میں یہ دعوی کرتا ہے کہ اس نزاع میں ابوبکر حق پر تھا اور جناب فاطمہ زیرا سلام اللہ علیہا {نعمود بالله} کو اپنی عقل کھوئے کی وجہ سے، اس نزاع میں یہ پتہ نہیں چل رہی تھیں کہ وہ کام کر رہی ہیں۔

ابن عثیمین لکھتا ہے:

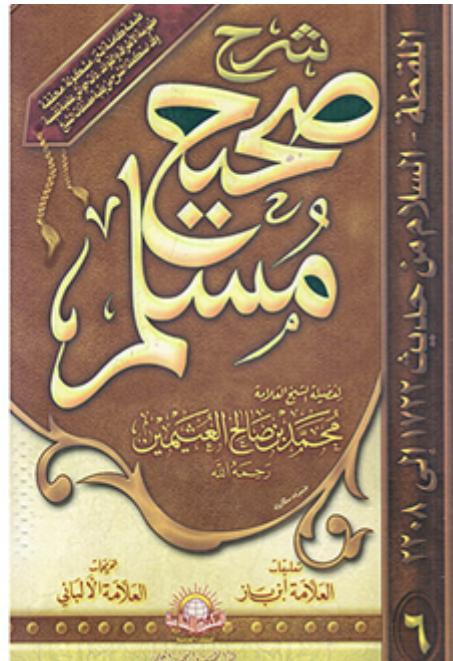
نَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يعْفُوَ عَنْهَا . إِنَّمَا اسْتَنْدَ إِلَيْ رَأْيِي ، وَكَانَ عَلَيْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ تَقْبِلَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا نُورَتْ مَا تَرَكَنَا صَدَقَهُ» وَلَكِنَّ كَمَا قَلَّتْ لَكُمْ قَبْلَ قَلِيلٍ : عِنْدَ الْمَخَاصِيمِ لَا يَبْقَيْ لِلْإِنْسَانِ عَقْلٌ يَدْرِكُ بِهِ مَا يَقُولُ أَوْ مَا يَفْعَلُ ، أَوْ مَا هُوَ الصَّوَابُ فِيهِ ؛ فَنَسَأَ اللَّهُ أَنْ يعْفُوَ عَنْهَا ، وَعَنْ هَجْرَةِ خَلِيفَةِ رَسُولِ اللَّهِ .

التعليق على صحيح مسلم، جلد ۹، صفحه ۷۸، شرح صحيح مسلم، جلد ۶، صفحه ۷۴

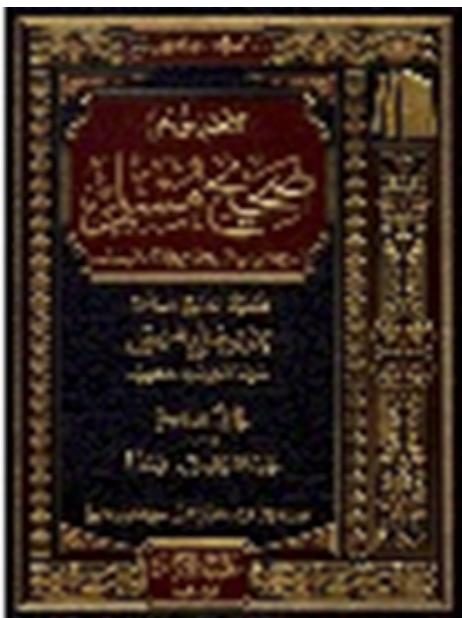
ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو معاف کرے۔ کیونکہ ابوبکر نے اپنی رائے اور نظر کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا تھا۔ اس نے تو رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام اور نص کو دلیل کے طور پر پیش کیا تھا، لہذا فاطمہ زیرا کو رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث {ہم انبیاء ارش چھوڑ کر نہیں جاتے جو بھی چھوڑ جائے وہ صدقہ ہے} کو قبول کرنی چاہئے تھیں۔ لیکن جیسا کہ پہلے ہم نے بیان کیا کہ نزاع اور جھگڑے کے دوران انسان کا عقل کام نہیں کرتی اور اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اسے اس وقت کیا کہنا اور کیا کرنا چاہئے۔ اسی لئے ہم اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان سے درگزر کرے کیونکہ فاطمہ زیرا سلام اللہ علیہا نے رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ابوبکر کی بات نہیں مانیں اور ان پر ناراض ہو گئیں۔

وما فعله غير عجب، ولا يمكن أن يخطئون الصياغة على بيعة أبي بكر، ويشتبه عن أي طلاق بغير إرادته أو مأمور من قبله، مثلاً في صياغة جاتيه النساء، حيث أتى النبي صلى الله عليه وسلم إلى قريش، وقال لهم: «إذن لبيك»، حين استخلفه في مرضه في صلاته، إنما أتى بعضاً لأن بيته في إسلامه إسلاماً صرفاً، ولهم ما يدعوه أن بيته الإمام كما يذهب على رأي العبرة أن تطعن الإمام.

۱۷۰ میلیون نفر



وَمِنْ أَنْ يَأْتِيَكُمْ مُّؤْمِنُونَ مُّهَاجِرِينَ لِمَا يَرَوُنَّ مِنْ مُّنْكَارٍ فَلَا يَجِدُونَ لِنَفْسٍ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَشْرِيكُهُمْ بِهِ وَلَا يَجِدُونَ  
لِنَفْسٍ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ  
وَمِنْ أَنْ يَأْتِيَكُمْ مُّؤْمِنُونَ مُّهَاجِرِينَ لِمَا يَرَوُنَّ مِنْ مُّنْكَارٍ فَلَا يَجِدُونَ لِنَفْسٍ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَشْرِيكُهُمْ بِهِ وَلَا يَجِدُونَ  
لِنَفْسٍ إِلَّا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَعْمَلُونَ



جی ہاں!

ابوبکر کی بات { کہ جو رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غلط نسبت تھی} کو قبول کرنے کا نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ حضرت فاطمہ زیرا سلام اللہ علیہا کی شان میں توهین اور گستاخی کا مرتكب ہوا ۔

اب اس تاریخی دو را بے پر یا ہمیں ابوبکر کی بات کو قبول کرنا ہوگا اور نعوذ بالله حضرت فاطمہ سلام علیہا کو حق بات قبول نہ کرنے کی وجہ سے بے عقل اور عذاب الہی کا مستحق جاننا ہوگا۔ یا ہمیں جنت کی عورتوں کی سردار جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کی باتوں پر ایمان لانا ہوگا اور اس بات کو قبول کرنا ہوگا کہ ابوبکر نے یہ جھوٹی حدیث بنائی تھی یا حدیث تو تھی لیکن حدیث کا یہ معنی نہیں تھا